

جنوبی وزیرستان پر حکومتی یلغار کیارنگ لائے گی؟ اور مجلس عمل کی سردمہری

اب تک ہم پوری دنیا کے مسلمانوں کی تباہی و بربادی کی داستان الم لکھتے رہے اور اس پر خون کے آنسو روتے رہے۔ کبھی امریکی استعمار کی یلغار پر دل کے ٹکڑے صفحہ قرطاس پر بکھیرے تو کبھی روسی استعمار کی ظالمانہ کاروائیوں پر جگر کے داغ قلم کے ذریعے ابھارے۔ لیکن آج اپنی ہی فوج اور اپنے ہی حکمرانوں کی قبائلی عوام کے خلاف ظالمانہ اور سفاکانہ کاروائیوں، بمباریوں اور تباہ کن یلغار پر دل و جگر اور قلم اور ہاتھ کس طرح اظہار غم کریں؟

گزشتہ دنوں وانا کے قریب ایک علاقے پر جھوٹی اطلاع پر پاکستانی طیاروں اور افواج نے ہلّا بول دیا اور کچھ ہی دیر میں اتنی کے قریب بے گناہ قبائلی شہریوں کو قلعہ اجل بنادیا گیا اس بناء پر کہ یہاں کچھ القاعدہ سے وابستہ لوگ موجود تھے۔ حالانکہ یہ سراسر جھوٹا الزام تھا اور بعد کے حقائق نے کھل کر اس بات کو غلط ثابت کیا۔ اس ہٹ دھرمی اور سفاکی کے باوجود مزید افواج وزیرستان بھیجی گئیں اور سارے وزیرستان کے خلاف جنگی بنیادوں پر کاروائیاں شروع کی گئیں۔ اور اب تک آمدہ اطلاع کے مطابق درجنوں افراد کو بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا ہے اور فوج کا رویہ اپنے شہریوں کے ساتھ اس طرح کا ہے جیسے وہ کسی دشمن ملک کے پاسی ہوں۔ اور اس تکلیف دہ صورتحال کے باعث نفرت و انتقام کی چنگاریوں نے جہنم کی آگ کی صورت اختیار کر لی ہے۔ اور دونوں جانب مسلمانوں اور پاکستانیوں کا خون بے دردی سے بہہ رہا ہے۔ گھر میں لڑائی ہو رہی ہے اور گھر کے سربراہ بے غم خوشیاں منانے اور غیر ملکی دورے کرنے میں مصروف ہیں۔ دراصل یہ سب خون خرابہ محض اغیار کی خوشنودی کے لئے ہو رہا ہے اور اپنا گھر صرف اس لئے جلایا جا رہا ہے کہ اس سے دشمنوں کے گھروں میں روشنی پہنچائی جائے اور ان کے تخیل سے سفاک دلوں کے لئے کچھ گرمی کا سماں فراہم کیا جائے۔ امریکی یا تراسے پہلے یہ سفاکانہ کاروائی کی گئی تاکہ صدر نبش سے ملاقات اور ”مفیہ“ ثابت ہو اور اس کی ”شاہاس“ بھی حاصل کی جائے۔ اسی لئے جلّت میں سینکڑوں معصوم قبائلیوں کا خون ناحق کر دیا گیا۔ ہزاروں کو گھروں سے بے دخل کر دیا گیا، سینکڑوں کے مکانات تباہ کر دیئے گئے، مارکیتیں بارود سے اڑا دی گئیں، کاروبار کے تمام ذرائع جنوبی وزیرستان کے باسیوں پر بند کر دیئے گئے۔ لوگ اپنے ہی گھروں اور اپنے ہی ملک میں اناج اور پانی کی ایک ایک بوند کو ترس گئے۔ کیونکہ باہر سڑکوں پر پاکستانی فوج انہیں گولیوں سے چھلنی کر رہی تھی۔ حقیقت میں ان سے

کوئی جرم سرزد نہیں ہوا تھا، لیکن صدر بٹش اور صدر مشرف کو کروسیڈوار کے لئے ایندھن کی ضرورت تھی اور قبائلی عوام اپنے محل وقوع اپنی شاندار اسلامی و پختون روایات کی بدولت اس کے لئے بہترین ایندھن ثابت ہو رہے تھے اسی لئے انہیں آزمایا گیا۔ جس طرح القاعدہ کے خلاف جاری نام و نہاد جنگ میں مسلمانوں کو بیدردی کے ساتھ تہ تیغ کیا جا رہا ہے اس کی مثالیں تاریخ میں مشکل سے ملیں گی۔ پہلے طالبان افغانستان کو جھوٹے الزامات کے نتیجے میں تباہ کیا گیا پھر پاکستان کے دینی مدارس اور جہادی تنظیموں کے خلاف کارروائیاں کی گئیں اب معصوم قبائل پر فوج کشی کی جا رہی ہے، معلوم نہیں کہ یہ سیلاب بلا کس کس غریب کا گھر بہا کر لے جائے گا؟

علماء، مجاہدین، سائنسدان، دینی مدارس اور اسلام سے گہری وابستگی رکھنے والے افراد اور ادارے تو پہلے ہی سے اس کی زد میں ہیں۔ اور اب تو افواج پاکستان میں بھی کئی سینئر افسروں کو پکڑ کر پابند سلاسل کر دیا گیا ہے۔ اس مفروضے کی بناء پر کہ یہ لوگ بھی امریکہ اور اس کے گماشتوں کے لئے مستقبل میں خطرہ بن سکتے ہیں۔ دوسری جانب پوری امت مسلمہ اس صورتحال پر گنگ تماشائی کھڑی ہے، ہر طرف موت کا سا سناٹا ہے، مایوسی اور قنوطیت کی زہریلی گھٹائیں ہر سو چھائی ہیں، عالم اسلام کی نام و نہاد قیادت امریکی سرکار کے فوج کے پیادے بن کر ان کی مہار کھینچ رہے ہیں۔ اور ”دہشت گردی“ کے خلاف جاری جنگ میں دل و جان سے شرکت کر کے ”ثواب دارین“ حاصل کر رہے ہیں۔ پاکستان سمیت ہر اسلامی ملک کا حکمران زیادہ سے زیادہ غداری اور غلامی کی دوڑ میں لگا ہوا ہے۔ تاکہ وہ شاہ کا زیادہ سے زیادہ وفادار اور نمک خوار اپنے آپ کو ثابت کرے۔ اسی قرب اور غلامی کے نشہ میں ہمارے حکمرانوں میں اترانے کی ایک نئی خُو پیدا ہو گئی ہے اور وہ عصر حاضر کے نئے فرعون و نمرود بن کر اپنے ہی ملک کے باسیوں کو زندہ جلا رہے ہیں۔ وزیرستان کے عوام پر تازہ ہوائی اور زمینی حملے اسی شرمناک کڑی کا ایک سلسلہ ہیں۔ دشمن اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اور اس نے بڑی ہوشیاری سے قبائل اور فوج کو لڑا دیا ہے، اب ہر گھر سے فوج پر فائر ہو رہے ہیں کیونکہ انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ان کے آگن میں یہ آگ امریکہ کو خوش کرنے کے لئے لگائی جا رہی ہے اور ان کے قبائلی جوانوں کو صرف اسی لئے مارا جا رہا ہے کہ حکمران امریکہ کو اپنی وفاداری کا پکا ثبوت فراہم کریں۔

دوسری جانب وزیرستان کے مسئلے پر مذہبی جماعتوں اور خصوصاً مجلس عمل کا کردار اور اس کی پراسرار مصلحت آمیز خاموشی نے اور بھی غم، دکھ اور مایوسی کو بڑھا دیا ہے۔ کیونکہ اس کی ساری تگ و دو اپنی ڈیڑھ صوبے کی حکومت کی حفاظت میں ہے۔ وہ دن رات اسی غم میں پگھلے جا رہے ہیں کہ ترقیاتی منصوبے اور ہمارے ”اہداف“ کہیں درمیان میں تشنہ نہ رہ جائیں؟ اس سے قبل ان کی ساری سیاسی جدوجہد اور وقت کا ضیاع ایل ایف او کے مسئلے پر صرف ہوا، پھر اچانک جادو کی چھڑی کی بدولت یا چمک کی کرامت کے طفیل ایل ایف او کے معاہدے کے نتیجے میں سترھویں ترمیم کی